روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۲۲ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۶ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۶ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکسار سے دعائیں کرنے کی ضرورت

"عبادت کرنے والے کو تکبر سے باز رکھنے کیلئے اور خدا کی خوشخبریاں پانے کے باوجود انکسار کے ساتھ خدا کے حضور یہ عرض کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے عبادت میں حاصل کیا ہے۔ جب تک زندگی کا سانس ہے اسے خطرہ ہے۔ یہ تیری طرف سے ایک دولت اور نعمت ہے تو سہی لیکن نعمتیں بھی تو ضائع ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے ابراہیم علیہ السلام خود پہلے اپنے لئے دعا کرتے ہیں (۔) کہ اے خدا مجھے بھی نماز قائم کرتے والا بنا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالاتِ زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور اُن کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغامِ موت آجاتا ہے۔ اب اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا، لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو اُن خدا داد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے۔ وہ ان فیوض سے بہرور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)

خطبہ کے بارے میں
حضرت فضل عمر کا ارشاد

"جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقع پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصۃً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنا دیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اُسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اثر اُس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء)

بجلی کا بار بار جانا

لوڈ شیڈنگ کے لئے تو اوقات مقرر کر دیئے جاتے ہیں اور لوگ اس کے عادی بھی ہو جاتے ہیں۔ ان اوقات کے لئے متبادل انتظام بھی کرتے ہیں لیکن اگر بجلی بار بار جائے تو اسے یقیناً لوڈ شیڈنگ کا حصہ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض لوگ تو کہہ دیتے ہیں کہ واپڈا یونہی ہمیں تنگ کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ ہم اس حد تک جانے کو تو مناسب نہیں سمجھتے لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بجلی کا بار بار جانا تکلیف دہ امر ہے کوفت بھی ہوتی ہے کام میں بھی ہرج ہوتا ہے اور واپڈا پر سے اعتماد بھی اٹھنے لگتا ہے۔ حالانکہ واپڈا ایک نہایت اہم محکمہ ہے اور اس پر اعتماد قومی استحکام کے لئے از بس ضروری ہے

ہماری بات واپڈا کے افسروں تک پہنچے گی یا نہیں اس کا تو علم نہیں لیکن ہم اپنے دلی جذبات کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ ہم واپڈا والوں سے یہ کہنا چاہیں گے کہ دیکھ کوئی بھی ہو ہماری اس تکلیف کا ازالہ کرنے کی

باقی صفحہ ۸ پر

ہمیشہ آپ بنی نوع انسان کے غموں میں شریک ہونے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جب ربوہ میں پہلی مرتبہ میں نے یہ نصیحت کی کہ اس عید میں آپ اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کریں تو ساتھ ہی یہ بھی سمجھایا کہ ان کے گھروں پر بھی جائیں اور ان کے حالات دیکھیں۔ پہلی دفعہ ان لوگوں کو جو ہمیشہ سے نیکی کرنے والے تھے واقعۃً آنکھوں کے سامنے لوگوں کے دکھ نظر آئے۔ اس قدر مغلوب ہوئے ہیں بعض لوگ کہ مجھے انہوں نے لکھا کہ ہم بتا نہیں سکتے کہ کیا دکھ ہم نے محسوس کیا تھا۔ کیسا اپنے آپ کو گنہگار سمجھا تھا۔ جن گھروں کو ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے کبھی تحفے بھیج دیئے بڑے خوش ہو گئے۔ بہت ان کی خدمت کر دی جب قریب جا کر دیکھا تو کیسی ترسی ہوئی حالت میں ان کے بچوں کو پایا ہے۔ کیسے دکھوں میں ان کو دیکھا ہے ان کے گھروں کی حالتیں دیکھی ہیں اور ہمارے اندر تو ایک انقلاب برپا ہو گیا ہے۔ پس صرف خوشیوں میں شریک نہیں ہونا غموں میں شریک ہونا ہے اور ایک عید میں نہیں بلکہ ہمیشہ آپ بنی نوع انسان کے غموں میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے محلوں سے اتریں اور غریبوں کی کٹیاؤں میں جائیں۔ ان کو قریب سے دیکھیں۔ ان کے اصلاحِ احوال کی کوشش کریں۔ لجنات ہیں۔ ان میں سے خصوصیت سے وہ امیر بہنیں جو نیکی کا جذبہ رکھتی ہیں۔ اور اللہ کے فضل کے ساتھ کرتی چلی جاتی ہیں۔ کبھی وہ ایک ایسی کلب بھی بنائیں کہ غریبوں کے محلوں میں جا کر (آج کل کے لحاظ سے مناسب احتیاط کے ساتھ یقیناً) دیکھیں، ان کے حالات کا جائزہ لیں۔ ان سے پوچھیں کہ آپ کا بجٹ چلتا کیسے ہے۔ کیا کرتے ہیں بچے۔ کپڑے کیسے پہنتے ہیں۔ کیا کھاتے ہیں۔ اور پھر ان کو سمجھائیں کہ اس طرح تم اختیار کرو۔ یہ

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ احسان ۱۳۷۰ھش — ۶۔ جون ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

۱۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے ۔

۲۔ دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اِس کی مان لے اور کبھی یہ اُس کی مان لے ۔

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے ۔ کہ وہ بندوں کا امتحان لے ۔ یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں ۔

۴۔ اصل بات یہ ہے کہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں ۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں ۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے ۔

۵۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ انسانِ مخلص کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی خاطر وہ خوشدلی سے ہر صعوبتِ مکروہ کو برداشت کر لے گا ۔

۶۔ میرے خیال میں خدا تعالیٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رُشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے ۔ اور اس کی رُوحانی قوتوں کو صاف کر کے جلا دینے کے لئے ۔ تا کہ وہ نور اس میں پرکاش ہو ۔

۷۔ درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال میں اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال و افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے ۔

۸۔ خدا کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال سے نہ گذر جاوے ، ڈھانپتا ہے ۔

۹۔ توبہ و استغفار ایسا مجرّب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا ۔

۱۰۔ مَیں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں ۔ کہ وہ عربی سیکھیں ۔ کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدُوں قرآن کریم کا مزہ نہیں آتا ۔

جیتنے والو آؤ کہ اب مَیں تم سے ہار کے دیکھوں
اپنی خوبیٔ قسمت کو تدبیر پہ وار کے دیکھوں
تم نے مجھ کو پتھّر مار کے میرا جسم سجایا
میرے ہاتھوں میں کچھ پھول ہیں مَیں بھی مار کے دیکھوں

ابو الاقبال

○

غوب و ناخوب کی پہچان مٹاتے کیوں ہو
کاغذی پھولوں کو گلداں میں سجاتے کیوں ہو

تم نے طوفانوں کے مالک کو پکارا ہوتا
ناخداؤں کو کناروں سے بلاتے کیوں ہو

جن سے انصاف کی اُمّید نہیں ، اُنکے ہاں
جا کے انصاف کی زنجیر ہلاتے کیوں ہو

گوہرِ اشک کا یاں کوئی خریدار نہیں
جنسِ نایاب کو بازار میں لاتے کیوں ہو

ظلم جس جگہ بھی ہو ظلم ہے ، لیکن صد حیف
ارضِ کشمیر سے تم آنکھ چُراتے کیوں ہو

ہے تجھے پیار اُجالوں سے تو یہ مجھ کو بتا
شمعِ روشن کو مری جان بجھاتے کیوں ہو

تم کو نفرت ہی سہی اہلِ ہُنر سے ، لیکن
مَیں تو سقراط نہیں زہر پلاتے کیوں ہو

نادر قریشی

مالکِ ارض سما ! دنیا کی آنکھیں کھول دے
وہ تجھے پہچاننے تیرے آستانے پر گرے
مَیں دُعا کرتا ہوں لیکن تیری نصرت چاہیئے
اَے خدا تیرِ دعائے دل نشانے پر لگے

سعید احمد اعجاز

تکبّر سے بچو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :
" مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے ..... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبّر جیسی اور کوئی بَلا نہیں ۔ یہ ایک ایسی بَلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء میں فرمایا

وہ وقت آنے والا ہے جب جرمنی اور جاپان دونوں کے سامنے ہمیں عیسائیت کی ناکامی اور دین حق کے اصول کی برتری کو نمایاں طور پر پیش کرنا پڑے گا اسی طرح انگلستان اور امریکہ اور روس کے سمجھ دار طبقے کو (اور کوئی ملک ایسے سمجھ دار طبقے سے خالی نہیں ہوتا) دین حق کی ہر تعلیم کی برتری بتا سکیں گے مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہماری طاقت منظم ہو۔ جب ہماری جماعت کے تمام افراد زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب کثرت سے مربی ہمارے پاس موجود ہوں اور جب ان مربیوں کے لئے ہر قسم کا سامان ہمیں میسر ہو۔ اسی طرح یہ کام اس وقت ہو سکتا ہے جب جماعت کے تمام نوجوان پورے طور پر منظم ہوں۔ اور کوئی ایک مرد بھی ایسا نہ ہو جو اس تنظیم میں شامل نہ ہو۔ وہ سب کے سب اس ایک مقصد کے لئے کہ ہم نے دنیا میں دین حق۔ احمدیت کو قائم کرنا ہے اس طرح رات اور دن مشغول رہیں جس طرح پاگل اور مجنون شخص تمام جہات سے اپنی توجہ ہٹا کر صرف ایک کام کی طرف مشغول ہو جاتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے اپنی بیوی کو۔ وہ بھول جاتا ہے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اور صرف ایک مقصد اور ایک کام اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اگر ہم جنون کی کیفیت اپنے اندر پیدا کر لیں اور اگر ہماری جماعت کا ہر فرد دن اور رات اس مقصد کو اپنے سامنے رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے کاموں میں برکت ڈالے گا اور اس کی کوششوں کے حیرت انگیز نتائج پیدا کرنا شروع کر دے گا۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کا دنیا پر غیر معمولی رعب پایا جاتا ہے اور بہت سے شہر ایسے ہیں جہاں احمدیہ انجمنیں قائم ہو چکی ہیں بے شک ایسے بھی کئی شہر ہیں جن میں صرف ایک ایک احمدی ہے مگر باوجود اس کے ہندوستان میں ہماری جماعت کی دھاک بیٹھی ہوئی ہے اور لوگوں کے دل محسوس کرتے ہیں کہ یہ کام کرنے والی اور دنیا میں ترقی کرنے والی زندہ قوم ہے اسی طرح تم مصر چلے جاؤ۔ عرب چلے جاؤ۔ اور شام چلے جاؤ۔ ترکی چلے جاؤ۔ سب جگہ لوگوں کو یہی کہتا سنو گے کہ جماعت احمدیہ بہت بڑا کام کر رہی ہے حالانکہ ساری دنیا میں ہمارے صرف آٹھ دس مربی ہیں اور تعداد کے لحاظ سے ہم دوسروں کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے بلکہ بوجہ اس کے کہ ہماری جماعت کے افراد دوسروں سے بہت زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور دین حق کی اشاعت کے لئے وہ جس قدر کوشش کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دوسرے (   ) میں نظر نہیں آتا جہاں چلے جاؤ احمدیت کی تعریف میں لوگ رطب اللسان ہوں گے اور وہ اس حقیقت کو برملا بیان کر رہے ہوں گے کہ جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے۔ یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں اس وقت تک تقریباً بارہ کتابیں ایسی چھپ چکی ہیں جو احمدیت کے متعلق ہیں یا ان کتابوں میں احمدیت کے متعلق کوئی نہ کوئی مضمون لکھا گیا ہے ان سب کتابوں میں یورپین اور عیسائی مصنفین نے اقرار کیا ہے کہ (   ) صرف جماعت احمدیہ ہی ایک کام کرنے والی اور ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لینے والی قوم ہے اگر عیسائیت کو آج کسی قوم سے خطرہ ہے تو (..) احمدی قوم ہے۔ کسی مذہب یا مذہب کے کسی فرقے سے عیسائیت کو اتنا خطرہ نہیں جتنا احمدیت سے ہے ... حالانکہ ہم اپنی جماعت کے جو حالات جانتے ہیں۔ ان حالات سے ہم سمجھتے ہیں کہ ظاہری طاقت کے لحاظ سے ہم دوسروں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس جب ہماری تھوڑی سی کوشش، تھوڑی سی قربانی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد دنیا پر اس قدر رعب پڑ سکتا ہے تو اگر ہماری ساری جماعت منظم ہو جائے اگر ہماری جماعت کے نوجوان بھی اور بوڑھے بھی اور بچے بھی اپنی اندرونی اصلاح کرنے کے بعد بیرونی دنیا کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں تو غور کرنا چاہیئے۔ ہمارے اس رعب میں کتنا بڑا اضافہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً موجودہ رعب سے ہزاروں گنا رعب ہماری جماعت کا ہو سکتا ہے اور موجودہ تعداد سے ہزاروں گنا تعداد ہماری جماعت کی بڑھ سکتی ہے۔ اور نہ صرف رعب اور تعداد کے لحاظ سے ہماری جماعت میں اضافہ ہو سکتا ہے بلکہ ہم موجودہ کام سے ہزاروں گنا زیادہ کام کر کے دنیا کو دکھا سکتے ہیں۔ اب بھی ہماری یہ حالت ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم کمزور ہیں۔ ہمارے پاس سامان نہیں ہے۔ ہمارے پاس طاقت اور دولت نہیں ہے۔ پھر بھی بعض ممالک میں احمدیت کی دھاک بیٹھ چکی ہے مثلاً افریقہ ایک بہت بڑا براعظم ہے۔ اس نصف براعظم میں ہمارا دعوت الی اللہ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ روس کے کنارہ سے جاپان تک کے علاقے کو دعوت الی اللہ کی جائے۔ ہمارے اس وسیع علاقے میں صرف چار مربی کام کر رہے ہیں۔ مگر ان چار مربیوں کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں افریقہ کے سارے کنارہ میں ایک دھوم مچی ہوئی ہے۔ ہزار ہا لوگ ہیں جو احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ گورنمنٹ ہے تو اس پر جماعت کا اثر ہے اور یوروپین مصنفین کھلے بندوں تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائیت کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے مربی اس علاقہ میں جو کچھ کر رہے ہیں وہ عیسائیت کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ غرض گورنمنٹ کیا اور پبلک کیا سب جماعت احمدیہ کی طاقت کو تسلیم کرتے ہیں اور دلائل کے میدان میں ہمارا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں حالانکہ ہمارے وہاں صرف چار مربی ہیں۔ چار مربی ایک ضلع کے لحاظ سے بہت ہی کم ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہے اور وہ اپنے فضل سے ہماری ناچیز کوششوں میں بھی برکت پیدا کر دیتا ہے اس لئے ان چار احمدی مربیوں کا ایک وسیع علاقے پر حیرت انگیز اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ علاقہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی لمبائی کئی ہزار میل کی ہے اور اس علاقہ کو اگر ایک جہاز طے کرنے لگے تو اسے بھی سات آٹھ دن لگ جاتے ہیں۔ مگر اتنے وسیع علاقہ میں صرف چار احمدی مربیوں کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں جماعت کی دھاک بیٹھ چکی ہے اور ہر جگہ یہ احساس پایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہاں بعض مقامی مربی بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر وہ بھی ہمارے بعض مربیوں نے ہی تیار کئے ہیں اس لئے ان کا کام بھی ایک لحاظ سے ہمارے مربیوں کا کام ہے۔ پس اگر چار مربیوں کے نتیجہ میں ایک وسیع براعظم کے لوگوں میں اتنا بڑا تغیر پیدا ہو سکتا ہے تو اگر ہماری ساری جماعت دین حق۔ احمدیت کی اشاعت کے لئے کھڑی ہو جائے اور دن اور رات اس کام میں لگ جائے۔ وہ اپنے آرام کو نظر انداز کر دے اپنی سہولت کو پس پشت پھینک دے اور دیوانہ وار اس کام میں مشغول ہو جائے تو گو ہماری تعداد تھوڑی ہے۔ ہمارے پاس اور اقوام کے سلسلہ میں سامان بہت کم ہے۔ مگر یقیناً اس مجنونانہ کوشش کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر رونما ہو جائے گا۔ اور ایک بڑا انقلاب انہی ہاتھوں سے ظاہر ہو گا۔ بے شک آج ہمارے دعووں کو جنون سمجھا جاتا ہے۔ آج ہمارے دعووں پر ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ آج ہمارے کاموں کی تحقیر کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہماری جماعت اپنی کوشش کو اسی طرح بڑھاتی چلی جائے تو کل دنیا میں یہ سمجھا جائے گا کہ ان ہاتھوں سے اس عظیم الشان قربانی کی وجہ سے جس کا نمونہ اس جماعت نے دکھایا۔ یہ کام ہونا لازمی اور ضروری تھا۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہمارے اندر ایک مجنونانہ جوش پیدا ہو جائے۔ ایک آگ ہو جو ہمارے سینہ میں ہر وقت سلگتی رہی ہو۔ بیتابی ہو جو ہمیں کسی پہلو چین نہ لینے دیتی ہو اور ہم پورے عزم اور استقلال کے ساتھ اس بات پر قائم ہوں کہ ہماری زندگیوں کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ دین حق۔ احمدیت پر عمل اور دین حق۔ احمدیت کے لئے قربانی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:

"ساری دنیا کے حالات کا یہی تقاضا ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونِ پاکستان اشاعت دین کا فریضہ ادا کریں۔

اس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ دین کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گذارنے کے لئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش دین ہو جائے اور ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نکتہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کے لئے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

(الفضل ۸۔ جون ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

مفید تعلیمی وظائف

قابل محنتی اور علم کے دلدادہ طلباء اور تعلیمی میدان سے منسلک افراد کو اس وقت بعض مفید وظائف سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں ۔

(ا) مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۹۱ء سے اخبارات ڈان اور جنگ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے پوسٹ گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ سکالرشپس برائے ۹۳-۱۹۹۲ء کا اعلان کیا گیا جو کہ حکومت برطانیہ کی سکیم "فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس سکالرشپس اینڈ ایوارڈز" کے تحت ہے جو حکومت پاکستان کے اشتراک سے جاری شدہ ہے ۔ پاکستان کے باشندوں کی طرف سے ان وظائف کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ۔ درخواست فارم برٹش کونسل کے دفاتر اور لائبریریاں واقعہ اسلام آباد لاہور ، کراچی اور پشاور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ اسلام آباد کا دفتر بھی محض ایک لفافہ جس پر کہ امیدوار کا پتہ لکھا ہوا ہو ملنے پر فارم مہیا کر دے گا ۔ مکمل شدہ درخواستیں مورخہ ۷ جولائی ۱۹۹۱ء تک درج ذیل پتہ پر ملنی ضروری ہیں ۔

سکالرشپ آفیسر ، برٹش کونسل
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۳۵ ، اسلام آباد

۱۔ پوسٹ گریجوایٹ ایوارڈز

(i) اس کا عرصہ ایک تعلیمی سال ہے اور اس قدر رقم دی جاتی ہے کہ ہر قسم کے اخراجات پورے ہو جائیں ۔ پی ایچ ڈی تعلیم کے لئے یہ نہیں ہیں ۔

(ii) درج ذیل مضامین کے لئے قریباً ۴۰ نئے پوسٹ گریجوایٹ ایوارڈز ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے پیش کئے گئے ہیں

اکنامکس ، لاء ، مینیجمنٹ ، پروجیکٹ پلاننگ ، انٹرنیشنل ریلیشنز ، ایجوکیشن مینیجمنٹ اینڈ پلاننگ ، اربن پلاننگ میڈیا سٹڈیز ، بنکنگ ، بزنس ایڈمنسٹریشن انجنیئرنگ (ماسوا نیوکلیئر سائنسز) ، میڈیسن (صرف کمیونٹی میڈیسن ، پبلک ہیلتھ اینڈ ایپیڈیمیالوجی) اینوائرنمنٹل سٹڈیز ، وومنز سٹڈیز ، ایگریکلچر اور پاپولیشن سٹڈیز

(iii) درخواست دہندہ کی اہلیت کے لئے درج ذیل کا ہونا ضروری ہے ۔

(ا) یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو عمر ۲۵ سال سے کم ہو ۔

(ب) پاکستان یا باہر کی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے ماسٹرز ڈگری یا اس کے برابر کی ڈگری رکھتا ہو ۔

(ج) جملہ تعلیمی سالوں میں ۶۰ فیصد نمبر حاصل کئے ہوں ۔

(د) یکم جنوری ۱۹۹۲ء تک متعلقہ تجربہ کم از کم ۲ سال کا پبلک یا پرائیویٹ سیکٹر میں رکھتا ہو ۔ پبلک سیکٹر والوں کو اپنے متعلقہ ادارہ کے توسط سے درخواست دینی چاہیئے ۔ اور ایک براہ راست نقل برٹش کونسل کو بھیج دیں

(ہ) ایک لازمی انگریزی زبان کے ٹیسٹ مناسب لیول میں پاس ہونے کے لئے انگریزی زبان میں اچھا معیار رکھتا ہو ۔

۲۔ انڈر گریجوایٹ ایوارڈز

(i) اس کا عرصہ بالعموم تین تعلیمی سال ہیں جس کی ابتداء ۹۳-۱۹۹۲ء سے ہوگی ۔ اس کی رقم اس قدر ہے کہ صرف تعلیمی فیسوں کے خرچ کو پورا کرے ۔ (یہ رقم بھی سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپے پاکستانی کے لگ بھگ ہوگی) رہائش کے لئے امیدواران کو مالی ضروریات کا خود انتظام کرنا ہوگا ۔

(ii) فائن آرٹس ، نیوکلیئر سائنسز اور انگلش لینگوایج اینڈ لٹریچر کے سوا باقی جملہ میدانوں کے لئے دس وظائف جاری کئے گئے ہیں ۔

(iii) امیدواران کی اہلیت کے لئے درج ذیل کا ہونا ضروری ہے :۔

(ا) یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو عمر ۲۱ سال سے کم ہو ۔

(ب) تین A لیول کامیابیاں (A یا B گریڈ صرف) حاصل کر چکا ہو یا کرنے کی امید ہو یا اس کے برابر پاکستانی بی اے / بی ایس سی فرسٹ ڈویژن میں اکتوبر ۱۹۹۱ء تک ہو ۔

نوٹ : جو ابھی A لیول میں یا اس کے برابر میں نہ بیٹھ چکے ہوں ۔ ان کو اپنی درخواستوں کے ساتھ پرنسپل کا خط پیش کرنا ضروری ہے جس میں ان کے متوقع گریڈ کے متعلق ذکر ہو کہ فلاں گریڈ ملنے کی امید ہے ۔

۳۔ برٹینیا ایوارڈز

ہر سال دو نمایاں (OUTSTANDING) امیدواران جن کا چناؤ فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس سکالرشپ کے لئے ہو چکا ہو کو پر وقار برٹینیا ایوارڈ ملے گا جس میں مزید الاؤنسز ملیں گے ۔

(II) ایم ۔ ایس سی (نیوکلیئر سائنس) کے لئے فیلوشپس

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۹۱ء کے اخبار ڈان میں انجنیئروں اور سائنسدانوں سے ایم ایس سی (نیوکلیئر انجنیئرنگ) کورس قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں شمولیت کے لئے فیلوشپس کے حصول کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں (i) اس کورس کا آغاز اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ہوگا جس کا انعقاد سنٹر فار نیوکلیئر سٹڈیز (C.N.S) پنسٹیک اسلام آباد میں ہوگا ۔ (ii) اس فیلوشپ کے تحت ماہوار وظیفہ ۲۸۵۹ روپے ملے گا ۔ اور CNS ہوسٹل میں مفت رہائش کی سہولت ہوگی ۔ مزید معلومات PAEC یعنی پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے مراکز کو لکھ کر مفت لیفلٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس کے ساتھ ہی درخواست فارم بھی ہوگا ۔ یا انچارج فیلوشپس CNS کو لکھ کر بھی یہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ مختلف PAEC مراکز کے پتے یہ ہیں :۔

IRNUM یونیورسٹی کیمپس پشاور

اٹامک انرجی میڈیکل سنٹر نشتر ہسپتال اینڈ میڈیکل کالج ملتان ۔

INMOL ، وحدت روڈ ، پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور ۔

NIAB جھنگ روڈ فیصل آباد ۔

اٹامک انرجی ایگریکلچر ریسرچ سنٹر ٹنڈو جام سندھ ۔

PAEC کیمپ آفس ۱۳-E محمد علی سوسائٹی غازی صلاح الدین روڈ کراچی

CTC یو جی سی بلڈنگ H-9 اسلام آباد ۔

CENAR بریوری روڈ بالمقابل بولان میڈیکل کالج کوئٹہ ۔

(iii) مکمل شدہ درخواستیں معہ ایک لفافہ جس پر امیدوار کا پتہ درج ہو اور اس پر ۹ روپے کا ٹکٹ لگا ہوا ہو ۔ (سائز ۲۰ سم × ۳۰ سم) مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۰ جون ۱۹۹۱ء تک پہنچنی ضروری ہیں ۔ اس کے بعد کوئی درخواست ہرگز قابل قبول نہ ہوگی ۔

انچارج فیلوشپس CNS
ڈاکخانہ NILORE ، اسلام آباد

ملازمین حکومت کو پراپر چینل کے ذریعہ درخواست دینی ہوگی ۔ ان کو کوئی فیلوشپ وظیفہ کی ادائیگی نہیں ہوگی ۔

(iv) اہلیت کے لئے درج ذیل شرائط ہیں :۔

(ا) امیدوار کا میٹرک سے لے کر آخری ڈگری تک فرسٹ کلاس کیریئر ہونا ضروری ہے ۔ ایک سیکنڈ ڈویژن H.S.C یا S.S.C کی اجازت ہے ۔ وہ امیدواران بھی جن کے ابھی آخری امتحان کے نتیجہ کا انتظار ہے درخواستیں دے سکتے ہیں ۔ ان کا انتخاب پروویژنل ہوگا ۔ اور اگر جائننگ ڈیٹ پر وہ اپنا نتیجہ پیش نہ کر سکے تو یہ انتخاب کینسل ہو جائے گا ۔

(ب) امیدوار کی عمر ستمبر ۱۹۹۱ء کو ۲۵ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے تاہم مستحق کیسز میں پانچ سال تک کی رعایت دی جا سکے گی ۔

(ج) مندرجہ ذیل کسی ڈگری کا ہونا ضروری ہے :۔

۱۔ بی ایس سی (انجنیئرنگ) یا بی ای (الیکٹریکل / مکینیکل / کیمیکل / الیکٹرانکس / سول / میٹلرجیکل / مائننگ / ایگریکلچرل / پٹرولیم اینڈ گیس / کمپیوٹر سسٹمز / انڈسٹریل انجنیئرنگ)

۲۔ ایم ۔ ایس سی (فزکس / اپلائیڈ فزکس / الیکٹرانکس)

۳۔ ایم ایس سی (جیالوجی / جیوفزکس / کیمسٹری) معہ میتھیمیٹکس بی ایس سی میں ۔

۴۔ ایم ایس سی (میتھیمیٹکس / کمپیوٹر سائنس) معہ فزکس بی ایس سی میں ۔

(د) **طریقہ انتخاب** اہل امیدواران کو تحریری امتحان کے لئے بلایا جائے گا جو ۱۲ جولائی ۱۹۹۱ء کو صبح نو بجے بیک وقت فیصل آباد ، اسلام آباد ، جام شورو ، کراچی ، لاہور ملتان ، پشاور اور کوئٹہ میں منعقد ہوگا ۔ اس امتحان میں پاس ہونے والوں کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا ۔ بدیں غرض کوئی ٹی اے / ڈی اے نہیں ملے گا ۔

آپ نے سنا انہوں نے کیا کہا ۔ انہوں نے کہا مستحقین ۔ اور اسے انگریزی میں MUSTAHQIN
یہ لفظ دراصل مستحقّین ہے ۔ انگریزی میں یوں لکھئے
MUSTAHIQQIN

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبی تاریخ

مرنے کے بعد زندہ ہو جانا یا بے ہوشی سے ہوش میں آنا

جرنل آف دی رائل کالج آف فزیشن آف لندن طبی دنیا کا ایک اہم اور وقیع رسالہ ہے جس میں چوٹی کے ڈاکٹروں کی طبی تحقیق کے نتائج شائع کئے جاتے ہیں۔ اس رسالے کی جلد نمبر ۲۵ شمارہ نمبر ۲۔ اپریل ۱۹۹۱ء میں یہ زبردست انکشاف کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت صلیب پر نہیں ہوئی۔ بلکہ جب ان کو صلیب سے اتارا گیا۔ اس وقت وہ زندہ تھے۔ اس مضمون کے مندرجات کو برطانیہ اور دیگر ممالک کے اخباروں نے جلی سرخیوں سے شائع کیا ہے۔ ذیل میں اس مضمون کا آزاد ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ مضمون اس رسالے کے صفحات نمبر ۱۶۷ سے ۱۷۰ پر طبع ہوا ہے۔ (ادارہ)

یسوع مسیح کو صلیب دیئے جانے کی طبی کہانی بڑی سادہ ہے۔ گیتسمین GETHSEMANE میں ایک تکلیف دہ رات کے بعد یسوع کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان سے بدسلوکی کی گئی اور بعض بے ہودہ الزامات کے تحت جو یہودیوں کے قوانین کی خلاف ورزی کے تھے۔ ان کو ایک دشمن عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان کو سزائے موت دی گئی اور کہا گیا کہ ان کو جمعہ کے دن غروب آفتاب سے قبل موت سے ہمکنار کر دیا جائے۔ یہودی حاکم پیلاطوس سمجھ گیا تھا کہ اس عدالت نے ان سے دشمنوں کا سا سلوک اور لیوقس کا کہنا ہے کہ عدالت نے یہودی بادشاہ HEROD کے مشورے پر ایسا کیا۔ پیلاطوس نے یسوع کو ہجوم کے حوالے کر دیا تاکہ یسوع کو موت کی سزا دی جا سکے۔ تمام ایسے لوگوں کی طرح جن کو صلیب کی سزا دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یسوع کو بھی کوڑے لگائے گئے یہ کوڑا چمڑے کے چار پانچ ٹکڑوں کو بل دیکر ان کے ساتھ سیسے کی گولیاں لگا کر اور ساتھ بھیڑ کی ہڈیاں جوڑ کر تیار کیا جاتا تھا۔ اسکی چوٹ سے تیسرے اور چوتھے درجے کے جلنے کی طرح کی تکلیف ہوتی تھی۔ تاہم کتنے کوڑے لگائے یہ علم نہیں۔ اس کے بعد ان کو اس جگہ لیجایا گیا جہاں مجرموں کو صلیب دی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر قریباً ۶۰۰ افراد کا مجمع موجود تھا۔ یسوع کے سر پر بھی ضرب لگائی گئی۔ اس موقع پر جس سلوک کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس کا واضح ریکارڈ موجود نہیں ہے تاہم خیال ہے کہ رومی سپاہیوں کے روایتی مظالم کی نسبت سے کم ظلم روا رکھا گیا۔

صلیب دینے کی تکلیف کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ زخموں سے خون تیزی سے بہنے کی وجہ سے دل پر اثر ہو جاتا ہے۔ بلڈ پریشر اور نبض کی حرکت فوری طور پر کم ہو جاتی ہے۔ اس جسمانی تکلیف کے ازالے کے لئے جو کوشش کی جا سکتی تھی۔ وہ بھی فراہم نہیں کی جا سکی کیونکہ صلیب دیئے سے قبل یسوع کو جس تکلیف کا سامنا تھا اس دوران غالباً سارا وقت ان کو کھڑا رکھا گیا۔ تمام سزا یافتہ لوگوں کی طرح یسوع سے بھی یہی کہا گیا کہ وہ اپنی صلیب خود اٹھا کر مصلوب کئے جانے کے مقام تک لے کر جائیں۔ یہ فاصلہ ۶۰۰ سے ۷۰۰ گز کا تھا۔ اندازاً صلیب کا وزن ۴۰ پاؤنڈ یا ۱۸ کلوگرام ہوگا۔ یسوع جسمانی طور پر اتنے کمزور تھے کہ ان سے یہ بوجھ اٹھانا بھی ممکن نہ تھا۔

یسوع کی کلائیوں سے ذرا اوپر ہتھیلیوں میں میخیں ٹھونک کر انہیں صلیب پر لٹا دیا گیا۔ ابھی صلیب کو سیدھا کھڑا نہیں کیا گیا تھا (تاہم خیال ہے کہ دماغ تک پہنچنے والی رگ کو زخم نہیں پہنچا) اسکے بعد صلیب کو سیدھا کھڑا کر دیا گیا۔ یسوع کی ٹانگیں ایک دوسرے کے اوپر آتی پالتی کر کے دونوں ٹانگوں کی ہڈیوں اور ٹخنے کی پشت کے درمیان والی جگہ پر کیل لگا کر ٹانگوں کو بھی صلیب سے جکڑ دیا گیا۔ اسوقت ان کا سر پاس کھڑے ہوئے لوگوں سے قریباً ڈیڑھ فٹ اونچا تھا۔ اور اگر بات کی جا سکتی ہو تو بات سنی بھی جا سکتی تھی۔ یسوع کو جمعہ کے روز صلیب دی گئی۔ سورج نکلنے کے تقریباً تین گھنٹے کے بعد۔ اور صلیب دیئے جانے کے تین گھنٹے کے بعد یسوع نے ایک چیخ ماری۔ جسکے کئی مطالب لگائے گئے ہیں تاہم قریب کھڑے ہوئے لوگوں کو اسمیں کوئی شبہ نہ رہا کہ یسوع فوت ہو گئے ہیں۔ صلیب پر موت صلیب دیئے جانے کے تین چار روز بعد واقع ہوتی ہے۔ اور ایک لمبے اور تکلیف دہ عمل کے بعد سانس لینے میں دشواری پیدا ہو کر موت واقع ہوتی ہے۔

پیلاطوس کے بارے میں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ان معاملات میں تجربہ کار شخص ہوگا اور اس نے یسوع کو صلیب سے اتارے جانے کا حکم دینے سے پہلے ایسی تحقیق بہم کر لی ہوگی کہ کہا جا سکے کہ ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ مقام صلیب سے پیلاطوس کی رہائش تک کے فاصلے کو ذہن میں رکھا جائے تو یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسکو اطلاع پہنچانے اور صلیب سے اتارے جانے کے لئے اس کا حکم حاصل کرنے میں ایک دو گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ اس کہانی میں ایک بڑا خلا یہ ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے عمل کی کوئی تفصیل میسر نہیں ہے۔

چار انجیلوں میں سے صرف یوحنا کی انجیل نے اس امر کو ریکارڈ کیا ہے کہ یسوع کے جسم کے پہلو پر بھالا مارا گیا جس سے پانی اور خون بہہ نکلا۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے (کیونکہ بعض دیگر شواہد سے یوحنا کی طبی معلومات کے بارے میں شکوک کا اظہار کیا جاتا ہے) تو قیاس غالب یہ ہے کہ ان کو ایک پاس کھڑے ہوئے سپاہی نے زخم لگایا۔

اگرچہ ORIGEN کے مطابق جب یسوع کو صلیب سے اتارا گیا تو وہ اس وقت مر چکے تھے جب ان کے جسم سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ اگرچہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ لاش کے جسم سے خون نہیں نکلتا۔ ۱۸۴۷ء تک اس امر کی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ یسوع کی وفات کی وجہ کا تعین کیا جائے۔ ہاں اس وقت (۱۸۴۷ء میں) جبکہ کفن کی دریافت ہوئی اس امر پر غور کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یسوع کی موت دل کی حرکت بند ہو جانے سے ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی STUOUD نے اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ یسوع نے از خود اپنی روح کو جسم سے آزاد کر دیا۔ ۱۸۸۷ء میں رسڈن بینٹ RISDON BENNETT نے ایک دستاویز شائع کی جسمیں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ یسوع کی موت دل کی دھڑکن بند ہونے سے ہوئی اور اسکی وجہ ان کی ذہنی اذیت تھی اور امکان یہ ظاہر کیا گیا کہ اس عمل کو ان کی چھاتی میں چبھوئے گئے بھالے سے تقویت ملی۔ کیمرون اور اینڈل شارٹ دونوں کا یہ خیال ہے کہ یسوع کی موت اذیت کے نتیجے میں ان کا معدہ پھیل جانے سے ہوئی۔ جو ان کے خیال میں موت کا سبب بن جاتا ہے۔ رینڈل شارٹ نے خون اور پانی نکلنے کی مذہبی توجیہہ کو قبول نہیں کیا۔ (جیسا کہ جان نے ذکر کیا ہے) اس نے اس کو ناممکن قرار دیا ہے کہ یسوع کی موت دل کے دورے سے ہوئی۔ پرائمروس نے اس خیال کو رد کیا ہے کہ یسوع کی موت صلیب پر ہوتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ بہت کم درجے کے زندگی کے آثار موجود تھے۔ بظاہر موت کے بعد جب ان کو قبر میں رکھا گیا تو یوسف آرمینیا کا بیان ہے کہ ان کی حالت بہتر ہو گئی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ پانی پیٹ سے خارج ہوا کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ یسوع کو سینے اور پیٹ پر کوڑے مارے گئے تھے۔

ولکنسن WILKINSON نے اس نظریے کو ناقابل قبول کہہ کر رد کیا ہے۔ ولکنسن نے یسوع کی فوری موت کی وضاحت کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ مختلف انجیل نویسوں نے جو یونانی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس سے یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے کہ یسوع کی مفروضہ موت دراصل انکی رضاکارانہ طور پر روح کو آزاد کر دینا ہے۔ اور کہا ہے کہ یسوع نے جو چیخ ماری وہ ان کی روح کو از خود چھوڑ دینے کی علامت ہے۔

ایڈورڈز ایبٹ ال نے صلیب دیئے جانے کے واقعہ کی پیتھالوجیکل تصاویر کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ یسوع کی چیخ ایک ہولناک واقعے کی علامت تھی جسکے نتیجے میں ان کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے خیال میں موت کی ممکنہ وجہ خون کے انجماد کی کوئی شکل تھی۔ انہوں نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس پر زور نہیں دیا کہ یسوع کی صلیب پر وفات بہت سی وجوہات کے اجتماع کا نتیجہ تھی جس میں شدید تھکاوٹ اور سخت ذہنی اذیت جیسی وجوہات شامل ہیں ان کی تصاویر میں سے ایک کے ذریعے بھالا لگنے کے نتیجے میں سینے کے اندر بھالے کے ممکنہ راستہ کی نشاندہی کی گئی تھی۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے انہوں نے ایسی بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ قریباً قریباً یقینی طور پر واقع ہی نہیں ہوئی۔

نظریہ

صلیب کی سزا دیئے جانے والے تمام لوگوں کو کوڑے لگائے جاتے تھے۔ لیکن اس سے وہ کبھی اتنے کمزور نہیں ہوتے تھے کہ صلیب کی لکڑی کو بھی اٹھا نہ سکیں۔ اس کے خلاف سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ یسوع کے ساتھ جو بد زبانی کا رویہ اختیار کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں وہ اتنے کمزور نہ ہو سکتے تھے کہ وہ، وہ کام نہ کر سکیں جو دیگر صلیب کی سزا کا اعلان پانے والے کر سکتے تھے۔ تاہم ان کے ساتھ جو غیر معمولی بدسلوکی کی گئی اور جسمیں ان کے سر پر ایک ضرب لگائی جانا بھی شامل ہے۔ اس کو ان کی جلد وفات کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

صلیب دیئے جانے کے لئے۔ یسوع شدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سختی کے صدمہ اور بلڈ پریشر کم ہو جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے دماغ کو خون کی فراہمی کم ہو گئی تھی۔ ان کی جلد کی رنگت کے بدل کر خاکستری ہو جانے اور ان کے کوئی حرکت نہ کرنے سے یہ سمجھ لیا گیا کہ وہ مر چکے ہیں۔ اور اسمیں بہر حال کوئی شک نہیں کہ ان کے پاس کھڑے ہوئے لوگ یہی سمجھے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی چیخ (جسکے بارے میں کوئی اتفاق رائے نہیں ہو سکا کہ انہوں نے کیا کہا) اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ وہ غشی کا دورہ پڑنے سے فوراً پہلے ایک لمبی آواز تھی۔ دماغ کو آکسیجن کی فراہمی بہت کم ہو چکی تھی۔ لیکن یہ خطرے کی سطح سے اونچی تھی۔ جب ان کو صلیب سے اتار کر زمین پر لٹایا گیا تو خون کا دوران بحال ہو گیا۔ سورج کو گرہن لگنے کی وجہ سے جو ٹھنڈک ہوئی اس نے بلڈ پریشر کو بحال کرنے میں مدد دی۔

چونکہ یسوع میں زندگی کے آثار معلوم ہو رہے تھے اس لئے ان کو قبر میں نہیں رکھا گیا (اسکی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سبت کے دن تدفین کی رسومات سے بچا جا سکے) اور ان کو کسی اور جگہ لے جایا گیا جہاں ان کا علاج کیا گیا۔

بعد میں یسوع کا نظر آنا، چاہے یہ حقیقی تھا یا فرضی۔ یہ آسمان پر اٹھائے جانے یا بیہوشی سے ہوش میں آجانے ۔ دونوں صورتوں کی تائید میں کوئی قطعی شہادت نہیں فراہم کی جا سکتی۔ سوائے اس استثنیٰ کے کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ جسکے بارے میں شکوک و شبہات موجود ہیں۔ کسی نے ان کو نہیں دیکھا یسوع کی مفروضہ وفات کے گھنٹوں، دنوں یا ہفتوں بعد تک، یسوع کے شاگرد اور عورتیں یقینی طور پر ایک شدید نفسیاتی دباؤ کا شکار تھیں۔ اور یہ شدید دباؤ ایسا تھا۔ جسکو جذباتی طور پر برداشت کرنے کے وہ متحمل نہیں تھے۔ ایسے موقع پر انفرادی یا اجتماعی طور پر بعض چیزوں کا سوچ لیا جانا، فی الحقیقت نظر آنا نہیں، عین متوقع ہے۔ ان کے پیروکار ایک ایسی ذہنی کیفیت میں مبتلا تھے جس کے نتیجے میں منتشر ذہن از خود بعض مفروضات گھڑ لیا کرتا ہے اور ایسی صورت میں یہ بات عام دیکھنے میں آتی رہتی ہے۔ شدید ذہنی تکان کے زیر اثر برین واشنگ کرنا بھی اس قسم کا ایک عمل ہوتا ہے۔ ساؤل (پال) کی تائید میں کاگن نے اس قسم کے نفسیاتی عمل کے نتیجے میں الہامی احکامات پیدا ہو جانے کو تسلیم کیا ہے۔ اس قسم کے تجربات کے نتیجے میں جذبات کے بیدار ہو جانے کا راستہ کھل جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یسوع کے شاگردوں اور خواتین نے اس قسم کے مفروضات کو اختیار کر کے اپنے ذہن کو ایک ایسے یقین تک پہنچایا جس سے ان کو سکون حاصل ہو گیا۔

نتیجہ

صلیب دیئے جانے سے قبل یسوع کے ساتھ جو بد سلوکی اور بد زبانی کی گئی اس کے نتیجے میں ان پر جلد غشی طاری ہو گئی اور ان کو جلد صلیب سے اتار لیا گیا۔ اور اسطرح وہ ہوش میں آ گئے۔ انفرادی اور اجتماعی مفروضات جو ان کے شاگردوں اور خواتین نے اختیار کئے ان سے ان کو یسوع بعد میں نظر آئے۔ یہ نظریہ ان تاریخی واقعات کو تسلیم کرتا ہے جو صلیب کے واقعہ کے وقت پیش آئے۔ لیکن اصل میں کیا ہوا؟ اس بات کی تشریح جدید علم کی روشنی میں کرتا ہے۔

اعتقاد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوچ کی راہوں کو بند کر دیا جائے اور ان باتوں کو تسلیم کر لیا جائے جو سائنسی طور پر قابل قبول نہیں ہیں۔ چرچ کو اس سے تقویت حاصل ہو گی اگر وہ ثابت شدہ حقائق کو اپنے اعتقادات میں شامل کرے۔ اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو جو باقی رہ جائے گا وہ اندھا اعتقاد ہو گا۔ اور یہ وہ بات ہو گی جسکو اکثر لوگ تسلیم نہیں کریں گے۔

شکریہ

ہم پروفیسر آر ایس ایف شیلنگ سی بی ای، ایم ڈی، ایف آر سی پی کی حوصلہ افزائی کے ممنون ہیں۔

حوالہ جات اور تبصراتی نوٹس

(اس عنوان کے تحت مصنفین نے اپنے مضمون میں استعمال شدہ حوالہ جات درج کئے ہیں اور ان کے علاوہ بعض اور باتیں بھی لکھی ہیں۔ ان اضافی باتوں میں سے عام دلچسپی اور اہمیت کی چند باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ مترجم)

— آسمان پر اٹھائے جانے کے مشکوک نظریے کے ضمن میں مصنفین نے لکھا ہے۔

"جب خواتین نے یسوع کا جسم قبر میں نہ پایا۔ اس مرحلے پر انجیلیں صرف ایک نکتے پر متفق ہیں۔ پتھر لڑھکا کر دیکھا گیا۔ فی الحقیقت کسی نے یسوع کو نہیں دیکھا۔ متی اور مرقس کا کہنا ہے کہ ایک فرشتہ یا ایک نوجوان نے کہا "وہ یہاں نہیں ہے" لیوقس نے دو آدمیوں کی موجودگی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے یہ سوال کیا کہ "تم زندہ کو مُردوں میں کیوں تلاش کرتے ہو"۔ یوحنا نے ایک اور کہانی بیان کی ہے جو حالات و قرائن کے مطابق معلوم ہوتی ہے۔ میری میگڈلین نے، اس وقت جبکہ لوگ یسوع کی قبر خالی پا کر واپس اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔ ایک آدمی کو دیکھا۔ جسے پہلے اس نے مالی سمجھا لیکن بعد میں یقین کر لیا کہ یہ یسوع ہے۔ اندرونی کمرے کے بارے میں یوحنا کا بیان (ان کے ساتھ تھوما تھا یا نہیں تھا) ایک بار پھر اس شہادت پر شکوک پیدا کرتا ہے۔ گلیلی میں یوحنا نے یسوع کی موجودگی کا ذکر کیا ہے لیکن اس بارے میں کوئی بیان موجود نہیں کہ ان کو کسی نے دیکھا ہو۔ لیوقس نے المیس جاتے ہوئے یروشلم سے سات میل دور ایک ایسے ہی واقعے کا ذکر کیا ہے۔

یہ مضبوط نظریہ کہ یسوع کا دکھائی دینا تخیل کی کرشمہ سازی ہو سکتا ہے۔ اس کی تائید متی، لیوقس بلکہ یوحنا کے بیانات سے بھی ہوتی ہے۔ جب وہ یسوع کو دیکھے جانے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس دیکھے جانے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے یونانی زبان کا جو لفظ استعمال کیا ہے اس کے معنے جسمانی طور پر دیکھنے کے علاوہ ذہنی طور پر دیکھنے کے بھی ہیں۔ اور ایسا دیکھنا ادراک یا تجربے کے ذریعے بھی ہوتا ہے۔ پولوس نے بھی یسوع کے نظر آنے کے بارے میں یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ دمشق جانے والی سڑک پر یسوع کے جسمانی طور پر نظر آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ دیگر جگہوں پر نظر آنا بھی اسی قسم کا نظر آنا ہو سکتا ہے"۔

— آخر میں ایک اور نوٹ میں مصنفین نے لکھا ہے۔

کوئی نہیں جانتا کہ صلیب پر کیا ہوا۔ جو لوگ کوئی متبادل نظریات پیش کرتے ہیں ان کو یقینی طور پر ان امور کی وضاحت کرنی ہو گی۔

(الف) اس امر کی وضاحت کریں کہ یسوع کس طرح اتنی جلدی اور غیر متوقع طور پر صلیب پر بے ہوش ہو گئے۔ اور اس بات پر موجودہ طبی علم کی روشنی میں غور کیا جائے

(ب) اس بات کی وضاحت کریں کہ اگر یسوع کو قبر میں رکھا گیا تھا۔ اور مرقس کے مطابق پیلاطوس کے حکم سے انہیں سپاہیوں کی حفاظت میں رکھا گیا۔ تو وہاں سے کیسے نکل بھاگے یا ان کا جسم وہاں سے کس طرح ہٹا لیا گیا۔ اگر وہ مردہ تھے تو رومیوں اور SANHEDRIN کے تمام انٹیلی جنس اداروں اور افراد کی موجودگی کے باوجود وہ یسوع کی لاش کو ڈھونڈنے میں کیوں ناکام رہے ہیں؟ ان باتوں پر غور کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہونے کی توقع ہے۔

(ج) اس امر پر غور کیا جائے کہ یہ تمام ڈرامہ یسوع اور ان کے ساتھیوں کے درمیان پہلے سے طے پا چکا تھا کہ موت کو دھوکا دیا جائے تاکہ صلیب سے جلد اتارے جانے میں کوئی دشواری نہ پیش آئے

(د) اس بات کو تسلیم کریں کہ اگر یوحنا کا پہلو سے خون نکلنے کا بیان درست ہے تو یسوع صلیب کے ذریعے فوت نہیں ہوئے بلکہ بھالا لگنے کے زخم کے ذریعے ان کی وفات ہوئی۔

مصنفین سے خط و کتابت کیلئے پتہ
DR.T.A. LIOYD DAVIES,
THE OLD BAKERY, ELMDON,
SAFFRON WALDEN,
ESSEX CB11 4NL

(ترجمہ: یوسف سہیل شوق)

معلوماتِ عامہ

حکومت پاکستان کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں مرکب شرح ۳ء۱ فی صد کے حساب سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ اور اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر کے ایسے ممالک جہاں آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے ان میں پاکستان بھی شامل ہے یہ رپورٹ اکنامکس سروے ۱۹۹۱-۱۹۹۰ء کی ہے۔ جہاں تک شرح پیدائش کا تعلق ہے۔ ہر عورت ۵ء۶ کی حامل ہے یعنی عام طور پر ہر عورت بچے پیدا کرنے کے عرصے میں ۵ء۶ بچے پیدا کرتی ہے اور اس طرح دنیا کے سب سے زیادہ شرح پیدائش میں پاکستان سرفہرست ہے۔ یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو پاکستان کی آبادی گیارہ کروڑ تیس لاکھ تھی اور اگر موجودہ شرح پیدائش جاری رہی تو ۲۰۰۰ء میں پاکستان کی آبادی پندرہ کروڑ ہو جائے گی۔ ۱۹۵۱ء میں آبادی صرف تین کروڑ تیس لاکھ تھی اور ۱۹۶۱ء میں چار کروڑ اٹھائیس لاکھ ۱۹۷۲ء میں چھ کروڑ ترپن لاکھ اور ۱۹۸۱ء میں آٹھ کروڑ بیالیس لاکھ آبادی تھی۔ ۱۹۹۱ء میں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے گیارہ کروڑ تیس لاکھ باشندے پاکستان میں آباد ہیں۔ عمومی رنگ میں ۱۹۸۸ء

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرم شفیق الحسن صاحب حیدر آباد کی اہلیہ میمونہ بیگم صاحبہ بعارضہ قلب عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم طاہر محمود صاحب پسر مکرم محمد صدیق شمس صاحب امیر حلقہ بھابڑا ضلع سرگودھا عرصہ تین ماہ سے قولنج و ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمد دین صاحب اقصیٰ روڈ ربوہ کا بھانجا محمد عبداللہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہے اور بے ہوشی کی کیفیت میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے

○ مکرم احسان اللہ چیمہ ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ کی والدہ محترمہ کے پتہ کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔

○ عزیز عبدالمقیت حفیظ احمد ابن عبدالحلیم صاحب نیازی بیمار ہیں

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

ولادت: مکرم منور احمد صاحب باجوہ صدر جماعت جو کولون دیجن مغربی جرمنی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2 اپریل 91ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ازراہِ شفقت "منصور احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع بہاولپور کا نواسہ اور چوہدری شہباز احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ کا پوتا ہے۔

○ خدا تعالےٰ نے مکرم انجنیئر محمد امجد صاحب ابنِ مکرم لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد صاحب لاہور کینٹ کو مورخہ 14 اپریل 91ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولود کا نام محمد قاصد عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت اور درازی عمر عطا فرمائے

اعلانِ نکاح: عزیز منصور احمد مبارک ابن مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم کوثر صاحبہ بنت مکرم عظمت اللہ صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 19 اپریل 91ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر بیت المہدی ربوہ میں پڑھا

عزیزہ شاہدہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی گوٹھ لابو لاشاری کالی موری حیدر آباد سندھ کا نکاح مکرم شکیل احمد صاحب ابنِ مکرم غلام رسول صاحب کے ہمراہ بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر مکرم محمد آصف صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ نے مورخہ 24 مئی 91ء کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال حیدر آباد میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

نمایاں کامیابی: مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ نوابشاہ کے بیٹے اورنگ زیب علوی اور بیٹی رفقہ علوی نے علی الترتیب کلاس چہارم اور کلاس دوم میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی اعلیٰ پوزیشن برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال: محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب سکنہ دارالرحمت غربی مورخہ 27 مئی کو بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز فجر بیت الناصر میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی اور تدفین کے بعد عطاء المنان صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرم مرزا پرویز بیگ صاحب چک نمبر 163 E.B محمد نگر عارف والا کی صاحبزادی مورخہ 18 مئی 91ء کو وفات پا گئی۔ بچی ماسی محمدی بیگم صاحبہ کی پڑپوتی تھی

احباب ان کی بلندئی درجات کیلئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضا

(چوہدری نعیم احمد صاحب بابت ترکہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ)

○ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب آف چھور مغلیاں چک نمبر 117 براستہ سانگلہ ہل تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مسعود احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر 5/ے دارالصدر (گولبازار) ربوہ الاٹ ہے۔ یہ ترکہ مندرجہ ذیل ورثاء میں شرعی حصص کیمطابق تقسیم کیا جائے:-

1:۔ چوہدری شاہد احمد صاحب (پسر)
2:۔ چوہدری وسیم احمد صاحب -//-
3:۔ چوہدری نعیم احمد صاحب -//-
4:۔ چوہدری ظہیر احمد صاحب -//-
5:۔ چوہدری عارف مسعود صاحب -//-
6:۔ چوہدری راشد مسعود صاحب -//-
7:۔ آصفہ طاہر احمد صاحبہ دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

○ (امۃ الجلیل صاحبہ بابت ترکہ چوہدری فتح محمد صاحب)

محترمہ امۃ الجلیل صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سکنہ مکان نمبر 9 گلی نمبر 5 محمد نگر علامہ اقبال روڈ۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر موصوف کا قطعہ 9/ا دارالصدر ربوہ ان کے نام منتقل کر دیا جائے

لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(محمد سعید قریشی صاحب بابت ترکہ محمد عمر قریشی صاحب)

مکرم محمد سعید صاحب قریشی ساکن 9/185 النور کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کے دادا مکرم بابو محمد عمر قریشی صاحب کا قطعہ 14/28 دارالرحمت ربوہ موصوف کے جملہ ورثاء کے اتفاق رائے سے ان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کے نام یہ ہیں۔

1:۔ محمد فارق صاحب قریشی انڈیا (شاہجہانپور)
2:۔ محمد اکرم صاحب قریشی النور سوسائٹی کراچی
3:۔ محمد اقبال صاحب قریشی واہ کینٹ
4:۔ محمد اخلاق صاحب امریکہ
5:۔ محمد اسحاق صاحب (-//-)
6:۔ امۃ الحفیظ صاحبہ (-//-)

لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ۔ ربوہ)

> "انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ: صفحہ 1 سے آگے

احتیاط میں کرو۔ یہ ضائع نہ کرو۔ صرف یہی نہیں بلکہ پھر ان کی مدد کریں۔ ان کو بتائیں کہ اس معاملے میں آپ کے پاس غسل خانہ کوئی نہیں ہے۔ پردہ کوئی نہیں ہے۔ ٹائیلٹ کا انتظام اچھا نہیں ہے۔ بیماری کے وقت گھر میں ایک عذاب بن جاتا ہے۔ یہ جو ضروری چیزیں ہیں ان میں ہم آپ کی مدد کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم ان چیزوں میں عملاً آپ کی ٹھوس مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کو یہ چیزیں بنا دیتے ہیں یا زائد مدد دے دیتے ہیں جن سے آپ کو سہولت ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ صرف اپنی خوشیاں نہیں بانٹیں گے بلکہ لوگوں کے دکھ بھی بانٹیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ساری زندگی صرف خوشیاں بانٹنے میں نہیں گذری دکھ بانٹنے میں گذری ہے اور ایسا دکھ بانٹا ہے کہ خدا نے آپ کو مخاطب ہو ہو کر فرمایا کہ اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک نہ کر لینا۔ یہ وہ وسیلہ ہے جو ہمیں عطا کیا گیا ہے یہ وہ عاجزانہ راہیں ہیں جو ہمیں دکھائی گئی ہیں ان راہوں پر چلیں تو قرآن کے الفاظ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کو ضرور لقاء نصیب ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 1990ء)

بقیہ: صفحہ 6 سے آگے

میں شرح اموات ایک ہزار میں سے 106.8 تھی۔ جب کہ 1987ء میں ایک ہزار میں سے 106.5 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 1987ء میں بچوں کی شرح اموات ایک ہزار میں 103.9 تھی اور 1988ء میں یہ بڑھ کر 107 فی ہزار ہو گئی۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ شائد یہی وجہ ہے کہ معاشی حالت کمزور ہو گئی ہے اور صحت بھی پہلے سے کوئی ایسی اچھی نہیں اور طبی ضروریات بھی کم پوری ہوتی ہیں۔ پاکستان میں وہ لوگ جو دوسروں کی کفالت میں رہتے ہیں۔ مثلاً پندرہ سال سے کم عمر اور پینسٹھ سال سے اوپر کی عمر کے لوگ وہ بھی پاکستان میں خاصی زیادہ تعداد میں تھے۔ جاپان میں 1985ء میں 47 تھی جبکہ 1988ء میں پاکستان میں 100.5 ۔ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق ایک مربع کلومیٹر میں 106 افراد رہتے تھے۔ اور اب 1990ء میں یہ تعداد 142 ہو گئی ہے پنجاب کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ اور اس وقت 56.12 فی صد ساری آبادی کا ہے اس کے بعد سندھ کی باری آتی ہے۔ جس میں 22.66 فی صد اور سرحد میں 13.61 فی صد اور بلوچستان میں 5.1 فی صد لوگ آباد ہیں۔ ان صوبوں میں شہری اور دیہی آبادی کا توازن بھی مختلف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور نظام وصیت کا باہمی تعلق اور اہمیت

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں :-

"پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اُس نے نظامِ نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اُس نظامِ نو کی جو اُس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصّہ لیا ہے۔ اور اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے اس میں حصّہ نہیں لے سکا تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دُعائیں کرتا ہے۔ اُس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔ پس اے دوستو! دُنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اُس سے بہتر نظامِ دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو۔ کہ دوڑ میں جو آگے نکل جاوے وہی جیتتا ہے"۔ (نظامِ نو)

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۰۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۰۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
۰۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۰۔ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۰۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۰۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۰۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۰۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۰۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہِ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۰۔ لاہور :- کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ ۰۔ فیصل آباد :- کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۰۔ راولپنڈی :- شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۰۔ پشاور :- ڈاکٹر عبد الرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۰۔ کوئٹہ :- ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۰۔ ملتان :- ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۰۔ کراچی :- صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۰۔ حیدر آباد :- ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۰۔ سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۰۔ گوجرانوالہ :- کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبد العزیز۔ باغبانپورہ

رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ سندھ میں چینی انجنیئروں کو ڈاکوؤں کے قبضے سے رہا کروا لیا گیا ہے۔ یہ انجنیئر چند ہفتوں قبل اغوا کئے گئے تھے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ کوئی تاوان ادا نہیں کیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی میں ۷ ، ۴ ارب روپے کا پنجاب کا بجٹ پیش کر دیا گیا ہے اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا دس سال کے بعد یہ پہلا بجٹ ہے جس میں ڈھائی ارب روپے فاضل ہیں۔ پنجاب کے اس بجٹ میں وفاقی قرضوں پر ۷ ، ارب ۹۴ ، کروڑ روپے اور بیرونی قرضوں پر ۸ ، کروڑ ۱۲ ، لاکھ روپے سود ادا کیا جائے گا۔ سڑکوں اور پلوں پر ۶۵ ، کروڑ روپے زراعت کے لئے ایک ارب ۲۶ ، کروڑ ۲۰ ، لاکھ روپے تعلیم پر ایک ارب ۲۳ ، کروڑ روپے اور صحت کے لئے ایک ارب ۳۸ ، کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

○ پنجاب کے حالیہ بجٹ میں امن و امان کے لئے مختص رقم اس سال کم کر دی گئی ہے۔ شراب کی مد میں ۱۰ ، کروڑ روپے افیون کی فروخت سے ۶۰ ، لاکھ روپے اور تفریحی ٹیکس (سینما گھروں) کی مد سے ساڑھے سترہ کروڑ روپے کی آمدن ہوگی

○ جنرل بس سٹینڈ لاہور میں ایک بس میں بم کا دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور ۸ ، زخمی ہو گئے بس میں ابھی صرف دو مسافر سوار ہوئے تھے۔

○ کھوٹہ کے علاقے میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک عورت شدید زخمی ہو گئی۔

اعلیٰ اور سستی اشیاء خورد و نوش کی خریداری کا مرکز

جمعہ سٹور

رحمت بازار - ربوہ

میاں مبارک احمد (انصاف والے)

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کرن سیکٹر کی بھارتی چوکیوں پر کشمیری مجاہدین نے حملہ کر کے ۳۴ ، بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ حملے کے بعد بھارتی فوجیوں نے علاقے کو گھیر لیا اور بڑی تعداد میں حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا۔

○ چین میں جمہوریت پسند طلباء کی دوسری برسی پر سرکاری احکامات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا مظاہرین نے درجنوں بوتلیں توڑیں جو چین میں احتجاج کرنے کی علامت ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے ریاست کے ایک سابق وزیر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

○ البانیہ میں ایک ماہ پہلے منتخب ہونے والی کمیونسٹ حکومت نے گذشتہ روز استعفیٰ دے دیا۔ یہ استعفیٰ ملک میں حکومت کے خلاف ۱۹ ، روزہ ہڑتال کے بعد دیا گیا۔

○ روسی فوج نے لیتھوانیا پر پھر دھاوا بول دیا ہے۔ اس جمہوریہ کی آزادی کی حامی قوتوں کے خلاف روسی حکومت کا یہ طاقت کا مظاہرہ ہے۔ ادھر لیتھوانیا کے صدر کی اپیل پر ہزاروں افراد پارلیمنٹ کی عمارت کے دفاع کے لئے جمع ہو گئے۔

○ جاپان کے جنوبی جزیرے کیوشو میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے کم از کم ۲۸ ، افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

بقیہ : صفحہ ۱ سے آگے

کوشش کیجئے اور کچھ نہیں تو کبھی کبھار اخبارات میں معذرت ہی شائع کروا دیا کیجئے تاکہ پتہ تو چلے کہ آپ کو ہماری تکلیف کا احساس ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے ہر ادارے کو احسن رنگ میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ادارہ)

لندن جانے والوں کیلئے خوشخبری

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کے لئے رعائتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔ ربوہ کے احباب کے لئے ۷ ، جون کو ۴۶/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ پر سیٹیں بک کرنے کا انتظام ہوگا۔

ائرماسٹرز

ایمپریس ہاؤس نزد ریلوے ہیڈ کوارٹر - ۲۸ ریلوے روڈ - لاہور

مینجر سید ظہیر احمد شاہ

ٹیلیفون ۲۱۲۸۶۱